Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 18-اگست 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 186 | اتوار 2 ربیع الثانی۔ 1417ھ 18 ظہور 1375ہش 18 اگست 1996ء

خدا سے ڈرو اور در حقیقت اس سے صلح کرلو

اے لوگو! خدا سے ڈرو اور در حقیقت اس سے صلح کرلو اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو اور چاہئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے۔ وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوراق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

آج کل دنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے۔ تم لوگ اچھی طرح سے نظر ڈال کر دیکھ لو۔ شہروں اور بازاروں میں جا کر دیکھ لو۔ لاکھوں اور کروڑوں آدمی اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر محض دنیا کی خاطر مارے مارے پھرتے ہیں۔ ایسے آدمی تھوڑے نکلیں گے جو دین کی غرض سے پھرتے ہوں۔ (۔)

اصل مقصد انسان کا تو دین ہونا چاہئے اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ جو لوگ یہاں دین کی خاطر آتے ہیں ان کو کچھ دن ضرور ٹھہرنا چاہئے۔ شاید کوئی مفید کلمہ ان کے کانوں میں پڑ جاوے۔ بعض لوگوں کی کوششیں اور تدبیریں محض دنیا کمانے کی خاطر ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ بڑی بڑی پنشنیں پا لیتے ہیں لیکن پھر بھی بس نہیں کرتے۔ اندر ہی اندر اس جستجو میں لگے رہتے ہیں کہ اب کوئی خطاب ہی مل جاوے لیکن جونہی یہ مال متاع چھوٹتا نظر آتا ہے اور موت سر پر آجاتی ہے۔ تب ہاتھ ملتے ہیں۔ کہ او ہو یہی دنیا تھی جس کے لئے ہم مارے پھرتے تھے اور ہر وقت اسی کی فکر اور غم میں مبتلا رہتے تھے اور اس وقت سخت دکھ اور پریشانی ہوتی ہے اور اسی میں جان نکل جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 346)

خدا سے محبت خدا ہی کی محبت کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

در حقیقت محبت کا فلسفہ ہی یکسانیت ہے اور جب تک یکسانیت پیدا نہ ہو اگر جنسیں بھی الگ الگ ہوں تو محبت کا پیدا ہونا ناممکن ہو جاتا ہے۔

اسی لئے وہ بزرگ جن کا میں ذکر کیا کرتا ہوں بابا عبد الستار صاحب' بزرگ صاحب کہتے تھے' عبد الستار خاں۔ قادیان میں ایک پٹھان مہاجر تھے جن کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے غیر معمولی عشق تھا اور خدا پرست ایسے تھے کہ جو دل سے دعا اٹھتی تھی بہت جلد اس کا جواب ملتا تھا۔ اور سادہ انسان مگر بہت گہرا اور باریک مزاج۔ چنانچہ ان کا جو واقعہ میں نے پہلے بھی بارہا آپ کے سامنے رکھا ہے وہ اس موقع پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک دفعہ یہ دعا شروع کر دی کہ اے خدا میں نے تو ملکہ وکٹوریہ کو دیکھا نہیں ہے اس کا نام سنا ہے۔ نہ اس کے ساتھ میرا کوئی قومی تعلق ہے' نہ جسمانی طور پر کوئی تحریک میرے دل میں اس کے لئے پیدا ہو سکتی ہے' ہاں اس کی نیکی کے تذکرے سنے ہیں کہ اچھی بادشاہ ہے۔ تو اگر کوئی مجھے کہے کہ ملکہ وکٹوریہ سے عشق شروع کر دو میں کیسے کر سکتا ہوں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے' میری طاقت میں نہیں ہے۔ اور پھر عرض کیا کہ اے خدا پھر جنسوں کا بھی تو اختلاف ہے۔ اب کہاں میرا اور ملکہ وکٹوریہ کا فرق' کہاں میرا اور تیرا فرق۔ کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ تو جہاں قدر مشترک ہی کوئی نہیں وہاں کیسے میں تجھ سے محبت کروں مجھے یہ سمجھا دے۔ یہ دعا کرتے ہوئے کشفی حالت طاری ہو گئی اور اس کشفی حالت میں ان کو ایک شعر (القاء) ہوا کہ

عشق اوّل در دلِ معشوق پیدا می شود
تا نہ سوزد شمع کے پروانہ شیدا می شود

کہ عشق تو پہلے معشوق کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر شمع جلے نہیں تو پروانے کو کیا پاگل پن

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر عبد الخالق خالد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ خاکسار کے خسر محترم مرزا منور بیگ برلاس صاحب آف کوئٹہ حال ماڈل ٹاؤن لاہور بتاریخ 13۔ اگست 1996ء بعمر 69 سال انتقال فرما گئے۔ آپ مکرم مرزا معظم بیگ صاحب سابق افسر دار الضیافت کے بیٹے تھے آپ 13۔ اگست کی شام ماڈل ٹاؤن لاہور کے پارک میں معمول کی سیر کر رہے تھے کہ اچانک دل کا دورہ پڑا فوری طور پر انفاق ہسپتال لے جایا گیا لیکن دورہ اتنا شدید تھا کہ چند منٹوں میں مولا حقیقی سے جا ملے۔ 14۔ اگست بعد از ظہر بیت نور ماڈل ٹاؤن لاہور میں جنازہ ادا کیا گیا۔ جس کے بعد میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں بیت مبارک میں بعد عشاء محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ موصوف موصی تھے بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی اور مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب آف راولپنڈی نے اجتماعی دعا کروائی جو موصوف کے بڑے بھائی ہیں۔ کوئٹہ میں قیام کے دوران آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ قائد خدام الاحمدیہ رہے اور بطور سیکرٹری ضیافت نمایاں اور مثالی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ موصوف بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ بہت ہمدرد' ملنسار' خلیق انسان تھے۔ از حد پیار اور محبت کرنے والے وجود تھے اپنے بچوں اور پھر ان کی اولاد سے بھی بے پناہ محبت و شفقت کا سلوک کرتے تھے۔

اپنے پیچھے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ گزشتہ سال ان کی اہلیہ محترمہ مکرمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ بنت حضرت صوفی فضل الٰہی صاحب آف دہلی دروازہ لاہور وفات پا گئی تھیں اور اس سال خود اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اس لحاظ سے بچے بہت غم زدہ ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ صبر جمیل دے اور والدین کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اپنے والدین کی نیک تمناؤں اور خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں۔

توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

18- ظہور 1375 ہش 18 - اگست 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

۱۔ "بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کسی جنتر منتر یا پھونک سے ہی ہمیں اولیاء اللہ بنا دیویں اور ایک زندگی کی روح پھونک دیویں۔ مگر خدا تعالیٰ تو پہلے ذبح کر لیتا اور پھر زندہ کرتا ہے۔ بلکہ ایسے ایسے امتحانوں اور آزمائشوں کے وقت انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسے امتحانوں میں پورا اترنے کے بعد خدا تعالیٰ ضرور ملتا ہے۔ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا۔ تب تک ترقی کی امید بھی نہیں ہو سکتی"

اس ارشاد سے یہ بات واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے حصول کے لئے انسان کو تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ سہل انگاری سے خدا مل سکتا ہے تو یہ درست نہیں۔ دنیا کی معمولی سے معمولی چیز کے لئے بھی انسان کو تگ و دو کرنی پڑتی ہے تو خدا کے حصول کے لئے کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ سہل انگاری سے خدا مل سکتا ہے۔ اگرچہ تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ انسان از خود اپنے لئے تکالیف اور مصائب پیدا کرے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تکالیف اور مصائب آئیں تو انہیں خوش دلی سے برداشت کرے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ ترقی دینے کے لئے امتحان بھی لیتا ہے اس لئے تکالیف اور مصائب ضرور آتی ہیں۔ پس اس ارشاد کے مطابق ہمیں ہر وقت اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ جس امتحان میں ڈالے اس میں پورا اترنے کی کوشش کی جائے۔ خواہ تکالیف اور مصائب کیسی ہی کیوں نہ ہوں۔

(2) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے۔ اس پر بد ظنی نہیں کرنی چاہئے۔ جو اس کی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اس کے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا۔ وہ ضرور کامیاب ہو گا۔ اگر اس کے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چلے گا۔ اور بخل سے کام لے گا تو رہ جائے گا۔ دیکھو فوجوں میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے۔ یہی دس بارہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے۔"

بد ظنی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ وہ خدا کے لئے قربانی کرے گا۔ اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ خدا تعالیٰ اس کی قربانی کی پذیرائی نہیں کرے گا۔ اگر وہ تکالیف برداشت کرے گا تو خدا تعالیٰ اس کی جزا نہیں دے گا۔ حالانکہ یہ بات بالکل درست نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی سنت کو نگاہ میں رکھنا چاہئے۔ اور اس کی سنت یہ ہے کہ جو شخص بھی اس کے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ وہ ضرور کامیاب ہو گا۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جانا ضروری ہے۔ ضروری نہیں کہ انسان کے لئے تکالیف برداشت کرنے کا موقعہ بھی آجائے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچا بھی سکتا ہے۔ لیکن انسان کا رویہ یہ ہونا چاہئے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں اسے تکالیف آئیں بھی تو وہ انہیں برداشت کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہے۔ اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی پذیرائی کرے گا۔

وہ جو کرتے ہیں مری تعریف کرنے دو انہیں
لیکن ان کو یہ بتا دو کام ہے یہ ٹیم کا
اس ادارہ میں "کھلاڑی" کھیلتے ہیں شوق سے
موڈ رکھتے ہیں ہر اک لمحہ رجاء و بیم کا

ابو الاقبال

O

ساحل سے پرے پیاسے ہیں کچھ ان پہ نظر کر
اے موجۂ دریا ذرا دریا سے اُبھر کر
غارتگرِ تعمیر ہیں واعظ کی خرافات
اے عاقبت اندیش کوئی کسبِ ہنر کر
سو بار وہ چل کر چلے آئیں گے ترے پاس
اکبار تُو اُن کی طرف آغازِ سفر کر
آئیں گے نظر تجھ کو اگر تو بھی کرے پیش
آنکھوں کے کٹورے مئے دیدار سے بھر کر
ستاری و غفّاری و غمخواری بھی ہوگی
رو رو کے ذرا دامنِ توبہ کو تو تر کر
ان کو جو کوئی تحتِ ثریٰ سے بھی پکارے
آ جاتے ہیں وہ عرشِ معلّٰے سے اتر کر
کانٹے رہِ منزل ہوں تو کانٹوں پہ قدم رکھ
پھُول اس سے اگر دور ہوں پھُولوں سے حذر کر
ناہؔید کو یہ ضد ہے کہ اے رحمتِ کامل
تو وسعتِ کُل ہے تو مرے دل میں بھی گھر کر

عبدالمنان ناہؔید

زیارت ربوہ واقفین نو

O یکم اگست 96ء کو واقفین نو کلاس والا کا ایک وفد زیارت ربوہ کے لئے پہنچا۔ اس میں 20- واقفین نو' 25- مائیں اور 11- دیگر احباب شامل تھے۔ وفد کے قیام و طعام کا عمدہ انتظام دار الضیافت کی طرف سے کیا گیا۔

وفد کو درج ذیل مقامات کی سیر کروائی گئی۔

دار الضیافت' بیت مبارک' قصر امامت' بہشتی مقبرہ' قبرستان عام' فضل عمر ہسپتال یادگار بیت' دفاتر صدر انجمن' تحریک جدید' وقف جدید' انصار اللہ' ایوان محمود' نمائش جدید پریس' بیت اقصیٰ' دفتر وقف نو۔

بچوں اور خواتین کی ملاقات حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے ساتھ ان کے گھر پر کروائی گئی۔ دفتر وقف نو میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو نے وفد کو نصائح سے نوازا۔ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے وفد کو انتظامی و تربیتی ہدایات دیں اور وفد کے لئے انتظامات کئے۔

وکالت وقف نو مکرم راجہ مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ کلاس والا' مکرم خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری وقف نو مکرم محمود احمد صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ' مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کلاس والا اور دیگر تعاون اور انتظام کرنے والے تمام احباب کی از حد ممنون ہے۔ مورخہ 4- اگست کو بعد فجر دعا کے ساتھ وفد کو رخصت کیا گیا اور یہ وفد دل میں ربوہ کی یادیں لئے واپس سیالکوٹ روانہ ہو گیا۔

ضرورت سپرنٹنڈنٹ

ہوسٹل

O نظارت تعلیم کو اپنے ہوسٹل واقع ربوہ کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ تدریس اور انتظامیہ کا تجربہ رکھنے والے احباب جو مرکز میں خدمات انجام دینا چاہتے ہوں اپنی درخواستیں. صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بنام ناظر تعلیم زیادہ سے زیادہ دس ستمبر 96ء تک نظارت تعلیم میں بھجوا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عدل و احسان

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تحریر میں سے ایک اقتباس

دین حق میں عدل کا اطلاق صرف قضاء اور عدالتوں پر نہیں بلکہ معاشرہ کے ہر طبقہ بلکہ ہر فرد پر ہے دین حق کی تعلیم کی رو سے حقوق و فرائض ایک ہی حقیقت یعنی عدل کے دو نام ہیں اگر مجھ پر کسی کا حق ہے تو میرا فرض ہے کہ اس کا حق ادا کروں اور اگر میرا کسی پر حق ہے تو اس کا فرض ہے کہ میرا حق ادا کرے۔ رسول اکرم ﷺ کا ایک ارشاد ہے کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا کرو۔ کیسا حکیمانہ کلام ہے کہ ایک فقرہ میں حقوق و فرائض کی وضاحت فرمادی۔ ایک طرف کام لینے والے کو حکم دیا کہ مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا کرو تو دوسری طرف مزدور کو حکم دیا کہ بغیر کام کئے تمہیں کسی اجرت کا حق نہیں نہ یہ رزق حلال ہو گا۔ آخر پسینہ تو تبھی آئے گا جب محنت' مشقت اور انہماک ہو گا اور وقت ضائع کئے بغیر کام کیا جا رہا ہو گا۔ آج کل دنیا کے تمام ممالک میں خواہ ترقی یافتہ ہیں یا ترقی پذیر یہ وبا عام ہے کہ محنت کش محنت کرنے کو تو تیار نہیں لیکن معاوضہ میں ایزادی کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کرتے ہیں۔ کبھی سٹرائیک کا وسیلہ اختیار کیا جاتا ہے تو کبھی ست رفتاری سے کام کرنے کا۔ کبھی کافی اور چائے کے لئے وقفہ اور کبھی قضاء حاجت کے بہانہ غسل خانوں میں جا کر اخبار کے مطالعہ سے وقت کا ضیاع۔ اور یہ معمول کے اوقات کے اندر وقت کے ضیاع کے مختلف حیلے ہیں۔ اگر کسی فیکٹری میں 8 گھنٹے یا 9 گھنٹے روزانہ کام کے اوقات مقرر ہیں اور اس وقت کے لحاظ سے ان کی مزدوری کی تعین ہے تو مزدور کا یہ حق نہیں رہتا کہ اس وقت میں سے ایک منٹ بھی ضائع کرے۔ یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا مزدور محنت کش یا ملازم پیشہ بلا کسی جائز عذر کے ایسا کرتے ہیں اور اپنے حق سے زائد کا مطالبہ کرتے ہیں تو یہ کہنا درست نہ ہو گا۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ملازم رکھنے والے یا مالکان' مزدوروں' محنت کشوں یا ملازمین کو ان کے حقوق ادا نہیں کر رہے۔ وہ کام تو پورا لینا چاہتے ہیں لیکن کام کا معقول معاوضہ دینے کو تیار نہیں۔ دین حق نے محنت کش کے حقوق کی اس طور پر سے حفاظت کی ہے کہ اگر ان پر عمل ہو تو محنت کش اور ملازم کو ان حربوں کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی جن پر ان کو مجبور کیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں دین حق کی تعلیم میں اس قدر تفصیلی احکامات موجود ہیں کہ کوئی پہلو بھی نظروں سے اوجھل نہیں رہتا۔ مثلاً نجی ملازمین کو ہی لیجئے۔ ان کے بارے میں دین حق کا حکم ہے کہ جو لوگ تمہاری خدمت پر مامور ہوں ان کو گھر کے افراد کے طور پر ہی سمجھنا چاہئے۔ اس لئے جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ' جیسا خود پہنو ویسا ہی ان کو پہناؤ' اور کام میں ان کا ہاتھ بٹاؤ۔

رسول اکرم ﷺ سے تربیت یافتہ تو آسمان ہدایت کے ستارے تھے۔ جن میں سے ہر ایک اعلیٰ اخلاق اور عدل و انصاف میں ایک منفرد حیثیت رکھتا تھا۔ یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ کا ایک واقعہ جو غیر مسلموں سے عدل و انصاف کا آئینہ دار ہے کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک ذمی لوگوں سے بھیک مانگ رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے بھیک مانگنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے جواب دیا کہ میرے ذمہ جزیہ کی رقم بقایا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیرے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا۔ ہم نے تیری جوانی میں تجھ سے فائدہ اٹھایا اور اب بڑھاپے میں تجھے زمانہ کے سپرد کریں؟ پھر اسے بیت المال میں لے گئے اور جو کچھ وہاں میسر تھا اسے دیا۔ اور پھر حکم جاری فرمایا کہ ہر غیر مسلم ضرورت مند کو بیت المال سے گزارہ دیا جائے۔ (اشتراکیتہ السلام صفحہ 319 الاالاکتور مصطفیٰ الباعی)۔

تاریخ شاہد ہے کہ اسلامی حکومتوں کے اس دور میں بھی جبکہ شخصی حکومتیں قائم ہو چکی تھیں اور بعض خرابیوں نے معاشرہ میں گھر کر لیا تھا۔ بیشتر اسلامی سربراہ مملکت عدل کے مقام سے نہیں ہٹے۔ اسی زمانہ کی اسلامی حکومتوں اور اس زمانہ کی یوروپ کی شخصی حکومتوں کا موازنہ تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ اور تاریخ جھوٹ نہیں بولا کرتی۔ یہاں چند ایک مثالیں جو تاریخ اسلام کے مختلف ادوار سے لی گئی ہیں بطور نمونہ پیش ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز (99ہجری تا 101 ہجری) نے خلیفہ بننے کے بعد سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ تمام ظالم گورنروں کو معزول کر دیا اور مظالم کی روک تھام کی۔ والیوں کی طرف جو لائحہ عمل حکومت نے بھیجا اس میں درج تھا کہ

1۔ شاملات سب مسلمانوں کی ہے کسی کی خاص نہیں۔

2۔ سمندر سے ہر ایک فائدہ اٹھانے کا یکساں حق ہے۔

3۔ عام مسلمانوں کے مفاد کو نظرانداز نہ کیا جائے۔

4۔ ٹیکسوں کے حصول میں ظلم نہ کیا جائے۔

5۔ ناپ تول کا نظام تمام ملک میں یکساں ہو۔

پھر آپ کی بیوی فاطمہ کو جو ہدایا سابق خلفاء نے دیئے تھے سب بیت المال میں جمع کروا دیئے اور حکم دیا کہ انہیں ضرورت مندوں پر خرچ کیا جائے۔ وہ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے بیت المال کے چراغ کو بجھا کر ذاتی دیا جلاتے۔ ان کا قول تھا کہ خلیفہ بیت المال کا امین ہے۔ نہ اس میں ناجائز طریق سے کوئی درہم آئے نہ ناجائز طریق پر اس سے نکلے۔

(عمر بن عبدالعزیز محمد علی فناوی ص45ص 46 مطبوعہ بیروت)

ہشام بن عبدالملک نے اپنے لڑکے حکم بن ہشام کو جو وصیت کی وہ یہ تھی۔ "عدل و انصاف کرنے میں امیر او و غریب کا امتیاز نہ کرنا۔ جو لوگ تمہارے دست نگر ہوں ان سے لطف اور نرمی سے پیش آنا۔ سب لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ تمہارے جو عمال رعایا کو تنگ کریں ان کو سخت سزا دینا۔ اپنے سپاہیوں پر اعتدال اور استقلال سے حکومت کرنا۔ یہ یاد رکھنا کہ ان کو اس لئے ہتھیار دیئے جاتے ہیں کہ وہ ملک کی حفاظت کریں نہ اس لئے کہ ملک کو تباہ کر ڈالیں۔ یاد رکھو کہ ان کو تنخواہیں وقت پر دیتے رہنا۔ اور ان سے جو وعدے کرنا پورے کرنا۔ ہمیشہ اس کوشش میں رہنا کہ تمہاری رعایا تمہاری گرویدہ رہے۔ کیونکہ ان کی محبت سے ہی تمہاری سلطنت کا قیام و دوام ہے۔ اگر وہ تم سے خوف کھائیں گے تو تمہارے لئے خطرناک ہوں گے۔ اگر وہ تم سے نفرت کریں گے تو یاد رکھو یہی تمہاری بربادی کا سبب ہو گا۔ ان لوگوں کی حمایت و حفاظت کرنا جو کاشتکار کہلاتے ہیں اور ہمارے لئے روٹی مہیا کرتے ہیں' خبردار ان کی فصلیں خراب نہ ہونے پائیں اور ان کے جنگل اور چراگاہیں تباہ نہ ہوں۔ ہر بات میں ایسا طرز عمل رکھنا کہ تمہاری رعایا تمہیں دعائیں دے اور تمہارے زیر سایہ خوشی اور خرمی سے اپنی عمریں گزارے۔ یہی اور صرف یہی طریقہ ہے جس سے تمہاری نیک نامی ہو گی۔

(ماخوذ از "مسلمان یورپ میں" مصنفہ محمد احسان الحق ایم۔اے صفحہ 131/130)۔

ایک اچھی بات

آیئے ہم خود نیک بنیں اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جائیں۔ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کریں۔

عبدالحمید چودھری

بیٹا اور ملازم

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنی سوانح "حیات قدسی" حصہ پنجم صفحہ 72 پر مندرجہ بالا عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے کہ "بیٹے اور ملازم کی حیثیت جداگانہ ہوتی ہے۔ ملازم اور خادم اپنے آقا اور مالک کا کام محض اجرت اور تنخواہ کے لئے کرتا ہے۔ اور اس کو اپنے مفوضہ کام اور مزدوری کے لالچ کے سوا اپنے آقا سے کوئی سروکار نہیں ہوتا لیکن بیٹا ملازموں اور خدام سے بہت بالا حیثیت رکھتا ہے۔ وہ خود بطور مالک اور مختار کے ہوتا ہے۔ بے شک وہ اپنے مقررہ فرائض اور کام کے اوقات کی بھی پابندی کرتا ہے لیکن مزدور اور ملازم کی طرح یہ نہیں ہوتا۔ کہ مقررہ کام اور اوقات کے بعد اس کا اپنے باپ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہتا بلکہ وہ بطور مختار و مالک کے اپنے باپ کے کام اور سرمایہ کے نفع و نقصان میں شریک اور اپنے باپ کی بہبودی خیر خواہی اور محبت کا اپنے آپ کو ہر طرح ذمہ دار اور مستحق سمجھتا ہے۔ اور اپنے باپ کے کام روپیہ اور نفع و نقصان کو اپنا کام' روپیہ اور نفع و نقصان سمجھ کر شب و روز تندہی کے ساتھ خدمت میں مصروف رہتا ہے اس کے مدنظر باپ کی خوشنودی رضا اور اس کی خیر خواہی ہوتی ہے اور وہ ہر کام میں اپنے آپ کو باپ کے قائم مقام سمجھتا ہے نہ اس کو تنخواہ کا لالچ ہوتا ہے اور نہ مزدوری و انعام کی خواہش۔

بیٹے کا باپ سے ایسا گہرا تعلق ہوتا ہے کہ ملازموں اور خادموں کو اس کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں ہوتا۔ بیٹا اپنے باپ کی جائیداد بلکہ اخلاق و عادات اور صفات کا بھی وارث ہوتا ہے وہ رات دن اپنے باپ کے کاموں میں مستغرق رہنے کے باوجود کسی مزدوری کا طالب نہیں ہوتا بلکہ اس کو اپنے لئے موجب ہتک خیال کرتا ہے۔ بسا اوقات وہ ملازموں سے کئی گنا زیادہ کام کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی کوئی اجرت طلب نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو کچھ اس کے باپ کا ہے وہ سب کچھ اسی کا ہے اور وہی اس کا وارث ہے پس باپ کی خوشنودی اور رضاء اس کے لئے ہزارہا تنخواہوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ یہی وہ بات ہے جس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ .... یعنی اللہ کا ذکر اپنے باپوں کے ذکر کی طرح کرو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر گویا تمہارے اعمال اور عبادات کا اصل مقصد ...... اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہونا چاہئے جیسے بیٹے اپنے باپوں کی خوشنودی کے لئے خدمات بجالاتے ہیں۔ اسی طرح عاشقان وجہ اللہ کے لئے سب نعمتوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضوان اور خوشنودی ہے جس کے سامنے جنت کی نعماء بھی ہیچ ہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی راہ میں خرچ کرنا

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:-

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی پہلی چیز جذبات ہیں۔ بچہ جب ذرا ہوش سنبھالتا ہے۔ تو محبت اور پیار اور غصہ کو محسوس کرتا ہے۔ خوش ہوتا اور ناراض ہوتا ہے پھر پیدائش سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ نے انسان کو آنکھیں۔ ناک کان اور ہاتھ پاؤں دیئے ہیں۔ پھر بڑا ہونے پر علم ملتا ہے۔ طاقت ملتی ہے ان سب میں سے تھوڑا تھوڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ یہ مطالبہ ایسا وسیع ہے کہ اس کی تفصیل کے لئے کئی گھنٹے درکار ہیں۔ اور اس پر ہزار صفحہ کی کتاب لکھی جا سکتی ہے مگر کتنے لوگ ہیں جو اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ بہت سے ہیں جو تھوڑا بہت صدقہ دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس مطالبہ کو پورا کر دیا۔ حالانکہ یہ بہت وسیع ہے۔ (سعی) کا حکم بھی اسی کا ایک جزو ہے۔ بعض امراء صدقہ دے دیتے ہیں۔ کچھ پیسے خرچ کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کر دی۔ حالانکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بہت سی چیزوں میں سے ایک کو خرچ کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب کچھ جو تمہیں دیا گیا ہے ان سب میں سے کچھ کچھ خرچ کرو۔ ہماری تائی صاحبہ تھیں۔ اسی پچاسی سال کی عمر میں سارا سال روئی کو کتوانا۔ پھراٹیاں بنانا۔ پھر جلاہوں کو دے کر اس کا کپڑا بنوانا۔ اور پھر رضائیاں اور توشکیں بنوا کر غریبوں میں تقسیم کرنا ان کا دستور تھا۔ اور اس میں سے بہت سا کام وہ اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ جب کہا جاتا کہ دوسروں سے کرا لیا کریں۔ تو کہتیں اس طرح مزا نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چند پیسے کسی غریب کو دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو گیا۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ جو شخص پیسے تو خرچ کرتا ہے مگر اصلاح وارشاد کے کام میں حصہ نہیں لیتا وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس حکم پر عمل کر لیا ہے یا جو یہ کام بھی کرتا ہے مگر ہاتھ پاؤں اور اپنی طاقت کو خرچ نہیں کرتا۔ بیواؤں اور یتیموں کی خدمت نہیں کرتا۔ وہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس پر عمل کر لیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ساری قوتوں کو صرف کرنے کا حکم ہے۔ جذبات کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا ضروری ہے۔ مثلاً غصہ چڑھا تو معاف کر دیا۔ اسی کے ماتحت ہاتھ سے کام کرنا اور محنت کرنا بھی ہے۔ اور میں خدام الاحمدیہ کو خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خدمت خلق کی روح نوجوانوں میں پیدا کریں۔ شادیوں' بیاہوں اور دیگر تقریبات میں کام کرو۔ خواہ وہ کسی مذہب کے لوگوں کی ہوں۔

طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خان

ایک نظم "میں حیران ہوں" کا جواب

الفضل چھ اگست میں جو نظم چھپی ہے اس کا جواب لکھ رہی ہوں۔ یہ نظم ایک نامعلوم شاعر کی الہدیٰ آسٹریلیا کے اخبار میں چھپی ہے جس کا عنوان ہے "میں حیران ہوں" اس نظم نے میرے دل پر بہت اثر کیا ہے۔ میں لکھنے والے یا والی کو مبارکباد دیتی ہوں کہ اس نے اتنی عمدہ جذبات سے بھرپور نظم لکھی ہے۔

پہلا سوال۔ اگر رسول کریم ﷺ ایک یا دو روز کے لئے تشریف لے آئیں اور آئیں بھی اچانک تو میں حیران ہوں کہ آپ کیا کریں گے۔

جواب آپ نے ٹھیک لکھا ہے کہ ہم اپنے مکان کا بہترین کمرہ ان کی رہائش کے لئے ان کے سپرد کر دیں گے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت باعزت مہمان ہیں۔ اور ہم انہیں وہ کھانا کھلائیں گے جسے سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اور ہم انہیں یہ یقین دلانے کی کوشش کریں گے کہ ہم انتہائی خوش ہیں۔ کہ حضور ﷺ تشریف لائے ہیں۔ اور یہ خوشی اتنی زیادہ ہے جس کا کسی اور خوشی کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

سوال لیکن جب آپ انہیں آتا ہوا دیکھیں گے تو کیا آپ دروازے پر جا کر ان کا استقبال کریں گے اور کھلے بازوؤں کے ساتھ۔

جواب ہم کھلے بازوؤں کے ساتھ دروازے پر آپ کا استقبال کریں گے کیونکہ انتہائی معزز ہستی ہمارے گھر میں تشریف لا رہی ہے۔

اگلا سوال کیا آپ اپنے کپڑے تبدیل کرنے لگ جائیں گے۔ تاکہ ان کے اندر آنے سے پہلے آپ نے اپنے کپڑے تبدیل کر لئے ہیں۔

جواب ہم کپڑے تبدیل نہیں کریں گے کیونکہ ہمارے کپڑے ہمیشہ صاف اور (معیاری) لباس کے مطابق ہوتے ہیں۔

سوال کیا آپ کچھ رسالے جلدی سے اٹھا کر چھپانا چاہیں گے۔ اور ان کی جگہ پر قرآن مجید کا ایک نسخہ رکھ دیں گے۔

جواب نہیں ہم کوئی رسالہ چھپانے کی کوشش نہیں کریں گے کیونکہ کبھی کبھی رسالے پڑھتی ہوں اور سچ کی تلقین حضور نے فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم سارا دن دین کی کتابیں پڑھتے ہیں۔

سوال کیا آپ اپنا ریڈیو بند کر دیں گے۔ اور یہ چاہیں گے کہ حضورؐ نے کچھ بھی نہ سنا ہو۔ کیا آپ اس بات کی خواہش کریں گے کہ آپ نے جو ناشائستہ الفاظ کہے تھے نہ کہے ہوتے۔

جواب ہمارا ریڈیو تو الماری میں بند ہے۔ اور اگر کبھی کوئی غلط بات منہ سے نکل جائے تو یہ ضرور خواہش ہوگی کہ حضور کے سامنے کوئی بات نہ ہو۔

سوال کیا آپ اپنا دنیاوی میوزک بند کر دیں گے اور حدیث کی کتاب لے کر بیٹھ جائیں گے۔

جواب میوزک ہمارے ہاں بجتا ہی نہیں اور حدیث کی کتاب لے کر بیٹھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ہر وقت سرہانے رکھی رہتی ہے۔ روزانہ کچھ نہ کچھ حدیثیں دہرائی جاتی ہیں۔

سوال کیا آپ حضور کو فوری اندر آنے دیں گے اور یا آپ ان کے آنے کے وقت ادھر ادھر دوڑ رہے ہوں گے۔ اور میں حیران ہوں کہ اگر رسول کریم ﷺ آپ کے ساتھ ایک دو دن قیام فرمائیں گے تو کیا آپ وہی کچھ کرتے رہیں گے جو پہلے آپ کیا کرتے تھے یا جو آپ معمول کے مطابق کیا کرتے تھے۔ آپ وہی باتیں کہتے رہیں گے جو آپ ہمیشہ کہتے تھے۔

جواب اللہ نے چاہا تو ہم حضور ﷺ کے سامنے سب کچھ جو کرتے ہیں وہ کریں گے۔ دھوکا تو دینا نہیں۔ لیکن پھر بھی اتنے معزز مہمان کے لئے روٹین بدلنی پڑتی ہے۔ اس لئے موقعہ محل کے لحاظ سے کام کریں گے۔ کمزوریاں ہر انسان میں ہوتی ہیں۔ حضور بھی سمجھتے ہیں۔

سوال کیا آپ کی زندگی اسی طرح جاری و ساری رہے گی۔ جسے معمول کے مطابق کہا جاتا ہے۔ کیا آپ اپنے خاندان کے ساتھ اسی طرح مصروف رہیں گے۔ کیا آپ کو یہ بات مشکل لگے گی کہ کھانے کے وقت دعا کی جائے۔ کیا آپ تمام دعائیں مانگیں گے بغیر اس کے آپ کے چہرے پر بل آئے۔

جواب اتنے معزز مہمان کے آنے پر زندگی اس طرح جاری نہیں رہ سکتی۔ حضورؐ کا قرب چھوڑ کر خاندان کے ساتھ مصروفیت بھی کوئی معنے نہیں رکھتی۔ کھانے کی دعا تو ہر ایک پڑھتا ہے اس لئے کوئی مشکل بات نہیں۔ اور دعائیں پڑھنے کی عادت بھی ہوتی ہے اس لئے وہ بھی چہرے پر بل لائے بغیر آسانی سے پڑھی جا سکتی ہیں۔

سوال کیا آپ صبح کے وقت جلدی جاگ اٹھیں گے تاکہ آپ صبح کی عبادت کر سکیں۔

جواب اللہ کے فضل سے صبح کے وقت (عبادت کے لئے) تو ہر شخص اٹھتا ہے۔ اب تو الارم لگا کر اٹھنا آسان ہو گیا ہے۔

سوال کیا آپ وہی گانا گائیں گے جو ہمیشہ گاتے ہیں۔ اور وہی کتابیں پڑھیں گے جو عام طور پر

باقی کالم 1 پر

بقیہ کالم 4

پڑھیں گے۔

جواب گانا کوئی گاتا ہی نہیں۔ قصیدہ پڑھنے کی عادت ہے وہی حضورؐ کو سنا دوں گی۔ کتابیں بھی جو عام طور پر پڑھتی ہوں سب ان کے سامنے پڑھ سکتی ہوں۔

سوال کیا آپ حضورؐ کو یہ باتیں بتائیں گے جو آپ سوچتے ہیں اور جنہیں آپ کی روح محسوس کرتی ہے۔ آپ رسول کریم ﷺ کو ہر اس جگہ لے جانا چاہیں گے جہاں جانے کی آپ نے تجویز کی ہوئی ہے کیا آپ ایک یا دونوں کے لئے اپنی تجاویز کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔

جواب میں جو باتیں محسوس کرتی ہوں انہیں بتا کر حضورؐ کو تکلیف پہنچانا نہیں چاہتی۔ جہاں جانا چاہتی ہوں وہاں لے جا سکتی ہوں لیکن یہ پسند کروں گی کہ حضورؐ میرے گھر میں ہی تشریف فرما رہیں۔

سوال کیا آپ پسند کریں گے کہ حضورؐ آپ کے قریبی دوستوں سے ملیں یا آپ یہ چاہیں گے کہ جب تک حضورؐ آپ کے پاس ہیں آپ کے دوست آپ کے قریب نہ آئیں۔

جواب میں یہ پسند کروں گی کہ حضورؐ میرے دوستوں اور رشتہ داروں سے ملیں کیونکہ میرا کوئی ملنے والا ایسا نہیں جسے حضور سے ملواتے ہوئے مجھے شرم محسوس ہو۔

سوال کیا آپ یہ چاہیں گے کہ حضور ہمیشہ آپ کے پاس رہیں۔ یا آپ حضور کے چلے جانے پر یہ کہیں گے کہ اچھا ہوا آپ چلے گئے۔

جواب میں کبھی نہ چاہوں گی کہ حضور میرے پاس سے چلے جائیں اور نہ ان کے جانے پر یہ کہوں گی کہ اچھا ہوا چلے گئے۔ بلکہ ان کے جانے پر زار زار رونے لگوں گی۔

سوال یہ بات دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ آپ حضور ﷺ کی آمد پر کیا کریں گے۔ اگر حضور کچھ وقت کے لئے آپ کے ساتھ قیام کے لئے تشریف لائیں۔ میں حیران ہوں۔

جواب میں خدا تعالیٰ کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے حضور کو اپنے گھر میں رکھوں گی۔ خدا کا شکر کروں گی اگر مجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے کچھ نہ کچھ اچھا اثر تو ان پر ڈالنے کی کوشش کروں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

ایک کتاب کا تعارف

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم کے دوسرے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کی سوانح "حیات..." کے نام سے جماعت کے نامور ادیب مشہور مصنف ثقہ مورخ جناب شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کی تصنیف ہے۔ قریباً تین سو صفحات کی یہ نہایت دلچسپ کتاب اتنی مفید اور موثر ہے کہ اس کا خلاصہ بیان کرنا قریباً ناممکن ہے۔ ہر بات پیاری۔ ہر کام انوکھا۔ ہر ادا حسن و احسان کے عجیب مناظر پر مشتمل۔ ایک دفعہ شروع کرکے آخر تک مسلسل پڑھتے چلے جانے کو دل چاہتا ہے۔

حضرت میاں صاحب کی شخصیت میں ایک عجیب جاذبیت کشش اور دل نوازی تھی۔ آپ ابھی چھوٹے بچے ہی تھے اور گھر میں کھیل رہے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت اماں جان کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اسے ایم اے کروانا۔ اس ایک چھوٹے سے فقرے میں پیار محبت ہی نہیں فراست و حکمت کا بھی ایک سمندر موجزن ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اولاد میں سے آپ نے ہی ایم اے کیا مگر اس تعلیم میں ایک عجب رنگ اور شان تھی ایک واقعہ جو کئی لحاظ سے نصیحت آموز اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ایک نہایت عمدہ مثال ہے پیش خدمت ہے۔ "جب حضرت میاں صاحب اپنی عمر کے انیسویں سال میں سے گزر رہے تھے تو 1912ء میں آپ نے نہایت اعزاز کے ساتھ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد آئندہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے آپ اسی کالج کی بی اے کلاس میں داخل ہو گئے۔ ابھی آپ بی اے میں پڑھ ہی رہے تھے اور آپ کا مستقبل نہایت روشن تھا۔ کالج کا پرنسپل آپ کی اعلیٰ لیاقت سے نہایت خوش تھا۔ آپ کے اساتذہ آپ کی بے نظیر قابلیت کے بے حد معترف تھے۔ آپ کے کالج کے دوست آپ سے نہایت درجہ محبت کرتے تھے کہ ایک روز یکایک اس غیر متوقع عجیب خبر سے کالج بھر میں سنسنی پھیل گئی کہ "بشیر احمد نے کالج چھوڑ دیا" ہر متعلقہ شخص نے بڑی حیرانی کے ساتھ اس خبر کو سنا اور کسی کی بھی سمجھ میں نہ آیا کہ یکدفعہ ہی یہ کیا ہوا؟

ایک دن صبح ہی صبح جبکہ ابھی کالج کھلا ہی تھا نوجوان شاہزادہ اپنی روایتی متانت کے ساتھ پرنسپل کے کمرہ میں داخل ہوا اور اپنے کالج چھوڑنے کے سرٹیفکیٹ کی درخواست پرنسپل کے سامنے میز پر رکھ دی۔ پرنسپل نے درخواست اٹھا کر پڑھی تو بے حد حیرانی بلکہ گھبراہٹ کے ساتھ حضرت میاں صاحب سے پوچھا "کیوں بشیر احمد! کیا بات ہوئی؟ کیا تمہیں یہاں کسی سے تکلیف پہنچی ہے؟ حضرت میاں صاحب۔ نہیں جناب! میرے سارے اساتذہ مجھے بے حد عزیز رکھتے ہیں۔ ہرگز مجھے کسی سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ پرنسپل۔ پھر کیا تمہاری والدہ نے تمہیں کالج چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت میاں صاحب۔ نہیں جناب ایسا نہیں حضرت والدہ صاحبہ کو تو اس کی اطلاع بھی نہیں۔ پرنسپل۔ پھر کیا تمہارے... مولانا حکیم نورالدین نے تمہیں ایسا کرنے کو کہا ہے؟ میاں صاحب نہیں جناب انہیں بھی میرے اس عزم کی ابھی تک خبر نہیں۔ پرنسپل پھر آخر کیا وجہ ہے جو تم جیسا لائق طالب علم کالج چھوڑ رہا ہے۔ بشیر احمد میں تمہیں نہایت عقل مند اور زیرک سمجھتا ہوں۔ تمہارا کالج چھوڑنا کالج کے لئے نقصان دہ ہے اور خود تمہارے لئے بھی۔ تمہاری آئندہ تعلیم رک جائے گی اور تمہارا مستقبل خراب ہو جائے گا۔ میاں صاحب۔ جناب میں نے اپنے مستقبل کو سنوارنے کے لئے بھی یہ اقدام کیا ہے۔ پرنسپل میں نہیں سمجھا تمہارا کیا مطلب ہے۔ ذرا واضح طریق پر بیان کرو۔

میاں صاحب.. جناب واقعہ یہ ہے کہ میں نے اپنے باپ کے ہاتھ پر اس امر کے لئے بیعت کی تھی کہ "دین کو دنیا پر غالب کروں گا" اب میں اپنے اس اقرار کو پورا کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے دین کا علم حاصل کرلوں۔ دنیا کے علوم بعد میں دیکھے جائیں گے۔ اب میں اولین فرصت میں قادیان پہنچ کر مولانا حکیم نورالدین سے کلام الٰہی و حدیث کا علم اور دین کے اسرار حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ میرا دین سنور جائے۔ دنیا نہ بھی سنوری تو کچھ ہرج نہیں۔

پرنسپل۔ تمہارا یہ فیصلہ بڑا عجیب ہے۔ کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے اور تم نے اس پر اچھی طرح غور کر لیا ہے؟ میاں صاحب... جی ہاں جناب میں نے اپنے مستقبل کا یہ فیصلہ بہت غور و فکر کے بعد کیا ہے اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے...

پرنسپل نے سرٹیفکیٹ دیتے ہوئے جو الفاظ حضرت میاں صاحب کے متعلق لکھے (ان کا ترجمہ یہ ہے کہ) بشیر احمد اس کالج کا بہترین طالب علم تھا اور اس کا کالج چھوڑ جانا۔ کالج کے حق میں نقصان کا باعث ہے" کالج چھوڑنے کے فوراً بعد آپ قادیان تشریف لے آئے۔ یہاں کے لوگوں نے بھی اس عجیب واقعہ کو بڑے تعجب سے دیکھا۔ ان میں سے قاضی ظہور الدین اکمل (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق۔ مشہور شاعر و صحافی۔ ناقل) اپنی حیرت کو چھپا نہ سکے اور انہوں نے آپ سے پوچھا کہ "حضرت یہ آپ نے کیا کیا۔ کالج چھوڑ کر کیوں چلے آئے؟ اس پر

باقی صفحہ 7 پر

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

پرائیویٹ نرسریوں کا قیام

آج کل برسات کا موسم چل رہا ہے اور یہ موسم درختوں کے لگانے کے لئے موزوں ہے۔ کچھ عرصہ سے حکومت پنجاب کے محکمہ جنگلات نے شجرکاری کے لئے ایک مہم شروع کی ہوئی ہے جس کا مقصد ملک میں جنگلات کی مقدار کو بڑھانا ہے تاکہ اس سے نہ صرف زمینداروں کے لئے ایک منافع بخش کاروبار کی راہ پیدا ہو بلکہ ملکی سطح پر بھی بہت سارے فوائد حاصل ہو سکیں۔

ہمارے صوبہ میں بے شمار قطعات زمین بے کار پڑے ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی فصل مناسب طور پر کاشت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اگر ان زمینوں کو شجرکاری کے لئے استعمال کیا جائے تو کسان بھائی اچھا خاصا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور درختوں کی اس خوبی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ناقص زمینوں کو بہتر بناتے ہیں۔ مناسب عرصہ کے بعد ایسی زمینوں میں فصلیں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

آج کل ماحول کو بہتر بنانے کا بہت چرچا ہے۔ مگر درخت سے بہتر اور کوئی ذریعہ انسان معلوم نہیں کر سکا جس سے ماحول کو انسان کے لئے بہتر بنایا جا سکے۔ درخت درجہ حرارت میں اعتدال پیدا کرتے ہیں۔ درخت ہمارے لئے آکسیجن مہیا کرتے ہیں جو ماحولیات کو بہتر بنانے کے لئے اولین ضرورت ہے۔ درخت مضر صحت گیسوں کو اپنے اندر جذب کرکے ہمیں ان کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ زمیندار سیم اور تھور اور شور زمینوں کے علاج کے لئے بہت سارے طریقے استعمال کرتے رہتے ہیں جن پر ان کا کافی خرچ ہوتا ہے اگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے تو درخت سے بہتر نسخہ سیم اور تھور اور شور زمینوں کی بحالی کے لئے ابھی تک معلوم نہیں کیا جا سکا جبکہ اس پر خرچ بھی بہت کم ہو گا اور اس کا منافع بھی کافی ہو گا۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک بڑا درخت 36 ننھے بچوں کو آکسیجن مہیا کرتا ہے اور دس درخت مل کر ایک ٹن ایر کنڈیشنر جتنی ٹھنڈک پیدا کرتے ہیں۔ درخت فالتو کاربن ڈائی اکسائڈ کو جذب کرکے اپنی خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ درخت شور کو کم کرتے ہیں۔ سڑکوں پر لگے ہوئے درخت سفر کو خوشگوار بناتے ہیں۔ عموماً گندے نالوں کے ارد گرد بدبو ناقابل برداشت ہوتی ہے جس سے اس کے ارد گرد کی آبادی کی صحت پر بہت خراب اثر پڑتا ہے لیکن اگر ایسے نالوں کے دونوں طرف ولو۔ بانس یا یوکلیپٹس کے درخت لگا دئے جائیں تو ان کی جڑیں بہت حد تک بدبو دار مادہ کو جذب کر لیتی ہیں۔ اور ان کے پتے بھی قریبی فضا کو صاف رکھنے میں ممد ثابت ہوتے ہیں اور اس طرح سے ارد گرد رہنے والے لوگوں کی زندگی پہلے سے کہیں زیادہ آسان ہو جاتی ہے۔

کسی علاقے یا شہر یا قصبے میں درخت لگانے سے اس کی خوب صورتی میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ ماحولیاتی فائدہ تو بہرحال حاصل ہو گا ہی۔ علاقے کا درجہ حرارت کافی حد تک کم ہو جائے گا۔ چلنے والوں اور سفر کرنے والوں کے لئے سفر آسان ہو جائے گا۔ اور ہر وہ انسان جو ان درختوں کے سایہ سے فائدہ اٹھائے گا اس کے لگانے والے یا لگانے والوں کو دعا دے گا اور اس طرح سے وہ درخت ان کے لگانے والوں کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں گے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ محکمہ جنگلات نے ورلڈ بنک کی مدد سے چھ سالوں پر محیط ایک مربوط پروگرام ترتیب دیا ہے جس کے تحت تمام پنجاب میں زمینداروں کو اپنی نرسریاں قائم کرنے کے لئے مدد اور رہنمائی دی جائے گی۔

حساب لگایا گیا ہے کہ اپنی لکڑی انرجی آکسیجن اور ماحولیاتی توازن کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہر فرد کو دو بڑے درخت سالانہ درکار ہوتے ہیں۔ اس طرح سے اندازہ ہے کہ صرف پنجاب کے لئے 12 کروڑ درختوں کی ضرورت ہے۔ جبکہ اس تعداد کو حاصل کرنے کے لئے تین یا چار گنا ننھے پودے لگانے پڑیں گے۔ لیکن حکومت کے لئے یہ سب کرنا بوجہ کمی فنڈز کے مشکل ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ نرسریوں کی وافر پیداوار حاصل کرنے کے لئے کسان بھائیوں کو شامل کیا جائے۔ ان ننھے پودوں کی زیادہ تعداد پرائیویٹ نرسریوں میں پیدا ہو اور پھر پرائیویٹ فارموں پر لگے۔ وہیں بڑے ہوں اس کے لئے کسانوں کو راہنمائی تربیت اور معاونت کی ضرورت ہو گی۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ جنگلات کا ایک نمائندہ جس کو "گرین مین" کا نام دیا گیا ہے پنجاب بھر میں قائم کئے گئے محکمہ جنگلات کے مراکز میں متعین کیا جائے گا۔ زمیندار بھائی اس گرین مین سے اس پراجیکٹ کے متعلق تفصیلات معلوم کر سکتے ہیں اور اس نئے فائدہ مند کاروبار سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

○ خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا' یہ دونوں صفات واقفین نو بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

○ اپنے (واقفین نو کے) گھر میں اچھے مزاج کو جاری کریں۔ قائم کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30702 میں محمودہ احمد زوجہ بشارت احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر تقریباً 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فلڈا جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-9-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر-/50000 روپے بذمہ خاوند محترم۔ اور زیورات طلائی وزنی 15 تولہ مالیتی-/DM 2900 ۔ اس وقت مجھے مبلغ-/DM 200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ محمودہ احمد فلڈا جرمنی گواہ شد نمبر1 خلیل احمد خالد ولد محمد عبداللہ فلڈا جرمنی گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اسماعیل ولد چوہدری خیردین فلڈا جرمنی۔

مسل نمبر30703 میں زاہد مبشر الحق ولد مرزا عبدالحق صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-1-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/DM 280 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد زاہد مبشر الحق جرمنی گواہ شد نمبر1 مرزا عبدالحق والد موصی وصیت نمبر17474 گواہ شد نمبر2 محمد عطاء المنان الحق برادر موصی۔

مسل نمبر30704 میں محمد ودود الحق ولد مرزا عبدالحق صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 93-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/DM 450 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ودود الحق جرمنی گواہ شد نمبر1 مرزا عبدالحق وصیت نمبر17474 گواہ شد نمبر2 محمد عطاء المنان الحق وصیت نمبر27631۔

مسل نمبر30705 میں احسان اللہ ولد عطاء اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 92-8-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین برقبہ 26 کنال 5 مرلہ واقعہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ 2۔ رہائشی مکان جو کہ مشترکہ ہے۔ 3۔ 4 عدد دکانیں جو کہ مشترکہ ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ-/DM 2500 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور میں مبلغ-/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احسان اللہ جرمنی گواہ شد نمبر1 رستم حیات ولد لعل خان جرمنی گواہ شد نمبر2 نذیر احمد ولد غلام محمد جرمنی۔

مسل نمبر30706

OUMAR KASEMBE ABDAN S/O KASEMBE KIB WANA GEORGES

پیشہ طالب علم عمر25 سال بیعت 92-11-17 ساکن ZAIRE بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-11-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/N C- 403.000 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد OUMAR KASEMBE ABDAN گواہ شد نمبر1 SAIDI ALDJANI نائب امیر زائرے گواہ شد نمبر 2 OMAR MASUKININA زائرے۔

مسل نمبر30707

I MELCHEZIDECK HAKIM SAMUEL HARMON S/O Samuel Frances Harmon

پیشہ تجارت سیلز مین عمر31 سال بیعت اپریل 1994ء ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-9-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1400$ ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد MELCHEZIDECK HAKIM SAMUEL HARMONU.S.A گواہ شد نمبر1 مرزا محمد احمد مشنری U.S.A گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد ظفر صدر جماعت U.S.A DAYTON

مسل نمبر30708 میں حمید الرحمان ولد خلیل الرحمٰن پیشہ ڈاکٹری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/30000$ ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حمید الرحمٰن U.S.A گواہ شد نمبر1 محمد اکرام الحق جنالہ وصیت نمبر25400 گواہ شد نمبر2 امیر الدین وصیت نمبر18149۔

مسل نمبر30709 میں فیض الرحمٰن ولد حمید الرحمٰن پیشہ تعلیم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100$ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فیض الرحمٰن U.S.A گواہ شد نمبر1 محمد اکرام الحق جنالہ وصیت نمبر25400 U.S.A گواہ شد نمبر2 طاہر احمد خان U.S.A۔

مسل نمبر30710 میں سیدہ مسرت جہاں زوجہ سید نصیر احمد شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 45 بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-3-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ حق مہر وصول شدہ مبلغ-/8000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 75-420 گرامز مالیتی-/938$C۔ 3۔ ترکہ والدین 3 مرلہ کا مکان دکان واقع بارہ بلاک سرگودھا جس کے وارث سات بھائی 4 بہنیں ہیں۔ اور 38 مرلہ کے دو قطعات رہائشی زمین واقع لاہور مالیتی-/10000 روپے۔ میرا ماہوار خرچ-/150$ ہے اس پر 1/10 حصہ آمد ماہوار مبلغ-/15$C ادا کروں گی میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ مسرت جہاں کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 سید نصیر احمد شاہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر10275۔

مسل نمبر30711 میں سلمان احمد انصاری ولد ڈاکٹر لئیق احمد انصاری پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ حال گیمبیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد ڈلاسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلمان احمد انصاری ربوہ حال گیمبیا گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر لئیق احمد انصاری والد موصی گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر نصرت اللہ پاشا ڈینٹل سرجن گیمبیا۔

بقیہ صفحہ 3

اس میں کچھ شک نہیں کہ کلام الٰہی میں ایمان والوں کی ایک قسم کا ذکر ہے یعنی ایسے ایمان والے اجر ور مزدوری کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بجالاتے ہیں اور نعمائے جنت کو بطور جزا اور اجر کے حاصل کرتے ہیں لیکن اعلیٰ اور بلند مقام انہی لوگوں کا ہے۔ جن کے مدنظر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہے اور وہ محض اس کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ فدا اور قربان کر دیتے ہیں۔ جب یہ عشاق ذات باری تعالیٰ ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضاء اور لقاء کو ترجیح دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو تمام دنیا پر ترجیح دے کر اپنی محبت اور رضاء کے لئے چن لیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 18- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (دوبارہ)
1-00 دین حق کی تعلیمات- روحانی خزائن- از بی اے رفیق
2-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
3-00 چینی زبان سیکھئے
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- سبق نمبر36 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
7-00 (صبح) اردو کلاس- حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
8-00 چینی زبان سیکھئے (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر36 (دوبارہ)
11-00 دین حق کی تعلیمات- روحانی خزائن
11-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 95-3-26
6-00 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
7-00 اراؤنڈ دی گلوب
8-00 لقاء مع العرب
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 جرمن پروگرام

○ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔
○ والدین کو چاہئے کہ واقفین نو بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔
○ بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ واقفین نو کی تربیت کرنی ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری منظور احمد شریف صاحب مکان نمبر3-150/A پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کا دل کا بائی پاس اپریشن اسی ہفتہ متوقع ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز وقار منان ابن مکرم عبدالمنان صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی حال خلیل آباد اگیار ضلع کوٹلی ہفتہ عشرہ سے سخت بیمار ہے اور کوٹلی ڈسٹرکٹ ہسپتال میں بچہ وارڈ میں زیر علاج ہے۔ عزیز کی کامل شفاء کے لئے جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم عبدالمنان صاحب شکور پارک ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 8- اگست 96ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام ملیحہ احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم محمود احمد منہاس صاحب چک بھوڑو ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم ملک عبدالسمیع صاحب بابت ترکہ مکرم ملک عبدالحق صاحب)

مکرم صوبیدار میجر ملک عبدالحق صاحب ولد ملک محمد عبداللہ صاحب ساکن D-2 آرمی فلیٹس لاہور کینٹ، بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے ورثاء نے درخواست کی ہے کہ ان کے قطعات نمبر14/15-14 واقعہ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ رقبہ فی قطعہ 10 مرلے 7 مربع فٹ (کل رقبہ 14-1 کنال) ان کے بیٹے مکرم ملک عبدالسمیع صاحب کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ فضل نور صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم میجر ریٹائرڈ ملک عبدالرزاق صاحب (پسر)
3- مکرم ملک عبدالسمیع صاحب (پسر)
4- محترمہ امتہ المصور صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

○ (مکرم محمد اسلم بھٹی صاحب بابت ترکہ مکرم محمد بوٹا صاحب)

مکرم محمد اسلم بھٹی صاحب حال مقیم جرمنی نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے والد مکرم محمد بوٹا صاحب ابن مکرم تھے خان صاحب ساکن مکان نمبر82 فردوس کالونی گلشن راوی لاہور، بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر1/6 واقع محلہ دارالیمن ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلے ہم دو بہن بھائی کے نام منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کے نام یہ ہیں

1- مکرم محمد اسلم بھٹی صاحب (بیٹا)
2- مکرمہ ناصرہ لبنیٰ نذیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

ہے کہ وہ شمع پر، بجھی ہوئی شمع پر جا کر اپنی جان نچھاور کرے۔ پروانہ جلتا تو ہے مگر پہلے شمع جلتی ہے۔ معشوق پہلے جلتا ہے عاشق بعد میں جلتا ہے۔ عجیب جواب تھا۔ اور چونکہ وہ بہت ہی گہرے عارف باللہ تھے وہ اس مضمون کو سمجھ گئے کہ دراصل خدا سے محبت خدا ہی کی محبت کے نتیجے میں پیدا ہو سکتی ہے اور ساری کائنات میں خدا کی محبت کے مظاہر بکھرے پڑے ہیں۔ کوئی بھی زندگی کا سانس ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان کا مظہر نہ ہو۔ وہ ہماری طلب کر رہا ہے' وہ ہمیں بلا رہا ہے۔ تو اس مضمون کو سمجھیں تو پھر ایک یکسانیت کے مضمون کا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔ پھر جو کچھ وہ ہے ویسا بننے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر خدا محسن ہے اور بندہ محسن بنتا ہے اور خدا کے احسانات کا دائرہ جو لامحدود ہے اس پر نظر رکھ کر محسن بننے کی کوشش کرتا ہے تو خدا سے ایک قسم کی یکسانیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور پھر خدا کا فضل ہے جو اس کی اس دل کی تمنا کے تیل پر آسمان سے اپنی محبت کا شعلہ برساتا ہے اور "نور علیٰ نور" بن کر وہ انسان جو خدا سے کوئی بھی نسبت نہیں رکھتا محبت میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔ تو شمع پہلے جلتی ہے پروانہ بعد میں یہ مضمون ہے کہ وہ شمع روشن ہے اور اس کی روشنی ساری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے۔ (اللہ آسمان و زمین کا نور ہے) اس پر غور تو کرو جب تم اس کے نور کے پردوں کو دیکھتے ہو جو پردوں کے پیچھے ہے لیکن پردے چمک اٹھتے ہیں تو دراصل تمہیں اسی سے تو محبت ہو رہی ہے۔ ان کو بیچ میں حائل کیوں رہنے دیتے ہو۔

(از خطبہ 17- مئی 1996ء)

بقیہ صفحہ 5

حضرت میاں صاحب نے فرمایا قاضی صاحب کالج کا کیا ہے۔ جب چاہوں جا کر دوبارہ داخل ہو سکتا ہوں... کیا پتہ ہے اور کسے معلوم ہے کہ مولانا نورالدین جیسے پاک انسان کے منہ سے کلام الٰہی کے معارف سننے کا پھر موقع ملے یا نہ ملے..."

حضرت مولانا نورالدین پہلے دن میں دو مرتبہ درس دیا کرتے تھے اس شاگرد کے شوق و جذبہ کو دیکھتے ہوئے ایک الگ درس شروع کر دیا جس سے حضرت میاں صاحب کے علاوہ اور کئی نوجوان بھی استفادہ کرنے لگے فروری 13ء میں یہ درس شروع ہوا۔ 8- نومبر 13ء کو یہ درس مکمل ہوا۔ 13- نومبر 13ء کو آپ واپس لاہور تشریف لے گئے اور کالج کی پڑھائی پھر سے شروع کر دی۔ مارچ 14ء میں حضرت مولانا نورالدین کی وفات ہو گئی۔ کیا عجیب شاگرد تھے اور کیا عظیم استاد۔

حضرت میاں صاحب 20- اپریل 1893ء کو پیدا ہوئے۔ 2- ستمبر 1963ء کو وفات پائی۔

جناب شیخ محمد اسماعیل پانی پتی آپ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ پیکر خلوص و محبت۔ حضرت سلطان القلم کا فرزند رشید۔ سیرۃ خاتم النبیینؐ کا مؤلف۔ درویشان قادیان کا حقیقی بہی خواہ۔ علم و فضل۔ زہد و اتقاء۔ عفت و پرہیزگاری کا بہترین مجسمہ۔ اخلاق فاضلہ اور عادات ستودہ کا حامل۔ غریبوں کا ہمدرد۔ امیروں کا ناصح۔ احباب کا خیر خواہ۔ نہایت صائب الرائے۔ نہایت سنجیدہ۔ بڑا متوکل اعلیٰ درجہ کا خود دار مگر نہایت خوش اخلاق۔ بے حد مہمان نواز۔ نہایت صابر و شاکر۔ بڑا مستقبل مزاج مصائب و آرام کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والا۔ بچوں کا شفیق۔ طلباء کا رفیق۔ دوستوں کا غم خوار ہر ایک کے دکھ درد میں کام آنے والا۔ ہر ایک کو بہتر سے بہتر مشورہ دینے والا۔ غلطی پر نرمی سے ٹوکنے والا۔ قصور پر چشم پوشی کرنے والا۔ خدمت پر ہمت افزائی کرنے والا۔ اہل علم اور صاحب کمال کی قدر و منزلت کرنے والا۔ کسی سے کینہ اور بغض نہ رکھنے والا۔ ہر ایک کے متعلق حسن ظن رکھنے والا۔ دشمن سے بھی اچھا سلوک کرنے والا لوگوں کی غیبت سے پرہیز کرنے والا۔ برائی کو معاف کر دینے والا۔ بھلائی کا شکریہ ادا کرنے والا۔ نہایت لائق و فائق شخص اور گوناگوں قابلیتوں کا مالک ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا....."

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 17- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ عالمی بینک کے نائب صدر مسٹر شاہد جاوید برکی نے کہا ہے کہ پاکستان کی معیشت کو ملکی تباہی سے بچانے کے لئے سخت ڈسپلن اور موثر احتساب کی ضرورت ہے۔ کرپشن کا مسئلہ اس قدر گھمبیر ہو چکا ہے کہ اب عالمی بینک سمیت تمام مالیاتی ادارے سنجیدگی سے اس بارے میں نوٹس لے رہے ہیں۔ اور اس کی حوصلہ شکنی پر زور دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے صنعتیں اور بینک قومیانے کا فیصلہ سیاسی بنیادوں پر کیا۔ ارکان اسمبلی کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافے کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔

○ پاکستان میں امریکی مفادات پر حملوں کا منصوبہ بنایا گیا ہے یہ انکشاف کرتے ہوئے امریکہ محکمہ خارجہ نے امریکی شہریوں کو وارننگ دی ہے کہ وہ پاکستان میں ایسی نقل و حرکت سے گریز کریں جس کا کسی کو علم ہو۔ اور اس کے علاوہ اپنے سفر کے شیڈول اور راستوں کو بھی تبدیل کرتے رہیں۔ اپنی کسی قسم کی نگرانی اور غیر معمولی یا معلوماتی قسم کے ٹیلی فونوں سے ہوشیار رہیں غیر متوقع مہمانوں سامان کے بنڈلوں اور معمول سے ہٹ کر رونما ہونے والے واقعات پر گہری نظر رکھیں۔

○ کراچی میں یوم آزادی کے دن جن دو سوزوکی ویگنوں پر فائرنگ کر کے 13- افراد کو ہلاک کر دیا گیا تھا ان کا تعلق سپاہ صحابہ کے گروپ سے تھا۔ مزار قائد سے ڈیڑھ فرلانگ پرے سپاہ صحابہ کی ریلی پر دو اطراف سے فائر کھول دیا گیا۔ سپاہ صحابہ کے کارکنان گاڑیوں پر سوار ہو کر سہراب گوٹھ سے مزار قائد روانہ ہوئے۔ مارٹن کوارٹرز پر دو کار سواروں نے فائرنگ کر دی جو دس منٹ تک جاری رہی۔ کئی پیدل افراد بھی نشانہ بن گئے۔ سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود حملہ آور کار میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ واردات کے بعد پولیس اور رینجرز نے علاقے کو گھیر لیا اور متعدد افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ ایٹمی دھماکے کے روکنے کے عالمی معاہدے سی ٹی بی ٹی پر جینیوا میں جاری شدہ مذاکرات ناکام ہو گئے۔ بھارت نے مسودہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اب امریکہ اس معاہدے کو کسی اور طریقے سے جنرل اسمبلی میں لے کر جائے گا۔ مغربی سفارت کاروں نے کہا کہ بھارت کا طرز عمل مایوسانہ ہے۔ مغربی سفارت کاروں نے بھی مسودہ جنرل اسمبلی میں لے جانے کی کوششیں شروع کر دیں۔

○ سی ٹی بی ٹی معاہدے پر بات چیت کا سلسلہ ختم ہونے پر پاکستانی مندوب نے افسوس کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ بھارت سی ٹی بی ٹی معاہدے کو اپنے عزائم کی راہ میں رکاوٹ سمجھتا ہے۔ سی ٹی بی ٹی مذاکرات کے سلسلے میں بھارتی ویٹو سے ہمارے اس موقف کی تصدیق ہو گئی ہے کہ دنیا اور خصوصاً جنوبی ایشیا کو ایٹمی پھیلاؤ کا اصل خطرہ بھارت سے ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سول نافرمانی کی تحریک کراچی سے شروع ہو گی۔ حکومت میں جرات ہے تو مجھے گرفتار کر کے دکھائے۔ جلد ہی پانی اور بجلی اور گیس کے بل اور ٹیکس نہ دینے کی کال دوں گا انہوں نے کہا کہ دہشت گرد وہ نہیں جن کو حکومت نے نشانہ بنایا بلکہ دہشت گرد خود حکومت ہے۔ انہوں نے کراچی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 1993ء میں الیکشن کی رات ہماری اکثریت راتوں رات بدل دی گئی۔ یہ راز اک دن ضرور کھلے گا۔ انتظامیہ سوچ لے کل پھانسی پر نہ لٹک جائے۔ انہوں نے کہا کہ 1996ء میں ہر صورت میں حکومت تبدیل ہو گی انہوں نے کہا کہ دوبارہ برسراقتدار آ کر خلافت راشدہ کا نظام لائیں گے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ مسٹر نواز شریف ان کو اقتدار سے ہٹانے والوں کے نام عوام کو بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں مڈٹرم الیکشن کے خلاف ہوں اسمبلیاں توڑنا ہمیشہ ملک کے لئے نقصان دہ رہا ہے۔ اگر حکومت بدلنی ہے تو ایوان میں تحریک عدم اعتماد لائیں۔ ایجی ٹیشن کے ذریعے تبدیلی جمہوری نہیں کہلا سکتی۔ سول نافرمانی کی بات ہو رہی ہے لیکن فیصلہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے خود استعفیٰ دیا تھا۔ لیکن بے نظیر ایسا نہیں کریں گی۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم بیرسٹر سلطان محمود نے کہا ہے کہ جمہوریت کو قائم رکھنے کی خاطر سردار سکندر حیات کو ہٹانا ضروری تھا۔ انہوں نے کہا کہ نئے صدر کے انتخاب کے لئے اسمبلی اور کشمیر کونسل کا اجلاس 25- اگست کو ہو گا سردار ابراہیم ہمارے امیدوار ہوں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ آئینی طریقے سے حکومت کو ہٹانے کا پلان تیار ہو گیا ہے منصوبہ قائد حزب اختلاف کو پیش کر دیا گیا ہے۔ یہ اسی طرح ختم ہو گی جس طرح نواز شریف کی حکومت ختم ہوئی۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ جنرل ضیاء سول حکومت کی بحالی کو اپنے لئے پھانسی کا پھندا سمجھتے تھے میں نے اقتدار منتخب نمائندوں کو سونپنے کا مشورہ دیا تو وہ کہنے لگے کہ بیگ صاحب آپ کیا سمجھتے ہیں کہ میں پھانسی کا پھندا خود ہی اپنے گلے ڈال لوں۔

انہوں نے کہا کہ اعجاز الحق کو سانحہ بہاولپور کی یاد صرف اگست میں آتی ہے۔ وہ وفاقی وزیر ہونے کے باوجود سانحہ کی تحقیقات منظر عام پر نہ لا سکے۔

○ پنجاب کے سینیئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ سول نافرمانی آئین سے غداری ہے اس کے خلاف قانون حرکت میں آ جائے گا۔ نواز شریف دہشت گردوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ سول نافرمانی اور استعفوں کی بھیک مانگنے والوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ نواز شریف پر بھارت نواز ولی خان کے اثرات ہیں۔ اسی لئے انہوں نے گاندھی کی سول نافرمانی کی تحریک کو اپنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وفاقی وزیر احمد مختار نے کہا کہ سول نافرمانی کے نتائج بھیانک ہوں گے اپوزیشن کو اس کا اندازہ نہیں ہے۔

○ مسٹر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ سانحہ بہاولپور کے مجرم سب کے سامنے ہیں اصل مسئلہ انہیں گرفتار کرنے کا ہے۔

○ وفاقی شرعی عدالت کے جج مسٹر جسٹس شفیع محمدی نے کہا ہے کہ حکومت ہر ایسے قانون کو تبدیل کرنے کی پابند ہے جسے شرعی عدالت غیر اسلامی قرار دے۔ انہوں نے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ دیکھتی ہے کہ کوئی قانون آئین کے دائرے میں ہے یا نہیں۔ یہ عدالت کسی قانون کو غیر اسلامی قرار نہیں دے سکتی۔ انہوں نے کہا کہ میں ہر اس شخص کو شہید سمجھتا ہوں جسے اسلام کا نام لے کر غیر اسلامی اصولوں پر پھانسی دے گئی ہو اسلام میں وعدہ معاف کی کوئی گنجائش نہیں۔ یاد رہے کہ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو وعدہ معاف گواہ کی شہادت پر پھانسی دی گئی تھی۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے سابق صدر جنرل ضیاء الحق کی برسی کے موقع پر کہا ہے کہ آج یوم نجات ہے۔ ضیاء کو مرد مومن کہنے والے خدا کے سامنے حساب نہیں دے سکیں گے۔ سینیئر وزیر مشتاق اعوان نے کہا آمر کو مرد مومن کہنا مومن کے رتبہ کی تضحیک ہے۔ کرپشن اور سیاست کی دھجیاں بکھیرنے والے کی برسی میں شرکت کی کھلی چھٹی ہے۔ لیکن حالات خراب نہیں کرنے دیں گے۔

○ سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے فیصلہ کیا ہے کہ جو تاجر سیلز ٹیکس ادا نہیں کریں گے اور نہ ہی وقت پر گوشوارے جمع کرائیں گے ان کو پانچ سال تک قید اور 50 ہزار روپیہ جرمانہ کی سزائیں دی جا سکیں گی۔

○ چوہدری شجاعت حسین کو پنجاب مسلم لیگ (ن) کا صدر اور ذوالفقار کھوسہ کو جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک چائلڈ لیبر روکنے کے لئے "خطبے" نہ دیں۔ امداد کریں۔ بھوکوں کو کھانا فراہم نہیں کر سکتے تو زندگی گزارنے کے طریقے بھی نہ بتائیں ایشیائی بربریت نہیں کرتے۔

گمشدہ سند

○ اگر آپ کو گری ہوئی میٹرک کی سند ملی ہو مکرم صدر عمومی صاحب کے دفتر میں پہنچا دیں۔

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر: 212755
مینیجر: مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان: 212855

تبسم سے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نند الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 294930 270704
ٹیلکس TIX-54592 PD. ISD

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534